

اس کو اپنے استعمال میں لانا جائز ہے غلطی سے اس کا نام "سود" رکھ دینا مسئلہ پر اثر انداز نہیں۔ چونکہ حکومت پاکستان کے سرکاری یا منتظر شدہ سرکاری ملکے اور بینک سب حکومت کے اسٹیٹ بینک کے حیں اور سب کے معاملات ایک حصے ہیں اور سب کا تعلق باہمی جاری و ساری ہے اس لئے بینک ہو یاد کنا نہ لازمت کا ملکہ منافع کی قانونی رقم جودی جاتی ہے یا بطور فیصل جاتی ہے کیا یہ صحیح نہ ہو گا کہ ہم اس کو محی "سود" ربا نہ کہیں بلکہ "عن ادا"۔ "العام" یا "فیس" یا سیونگ بینک کی سکل میں اپنی رقم کے حصے دسمان و اہمتوں کی "منفعت" سے تعیر کریں؟ سیونگ بینک کی رقم کو شرعاً بینک کے لحاظ سے نہ قرض کہنا صحیح ہے مانت بلکہ بینک کو غیر معینہ مدت کے لئے اس کا مالک بنانا ہے۔ البتہ قواعد کے موافق یہ رقم عند الطلب واپس باسکتی ہے جیسا کہ شرکت اور مصادر بست کے معاملوں میں بھی یہ ممکن ہے۔

- رسالہ "بیمه زندگی" صفحہ ۲۴۔ آخری سطرين: "(ج) تینوں قسم کے بیموں میں جو یہ شرط ہے کہ جو شخص کچھ رقم بیمه پالیسی کی جمع کرنے کے بعد باقی مقتطوں کی ادائیگی بند کر دے اس کی جمع کردہ رقم سوخت ہو جاتی ہے، یہ شرط طلاق شرع اور ناجائز ہے قواعد شرعیہ کی رو سے اس تو تکمیل معاہدہ پر مجبور تو کیا جا سکتا ہے اور عدم تمیل کی صورت میں کوئی تعزیری سزا بھی دی جا سکتی ہے لئے"۔

اس عبارت میں جس شرط کا ذکر کیا گیا ہے یہ شرط تقریباً ۱۹۶۲ء کے لگ بھگ بیمه کمپنیوں کے یہاں رائج ہیکن حکومت پاکستان جیسا کہ قبل بیان کیا جا چکا ہے ساری بیمه کمپنیوں میں دو تھائی کی سہیم (حصہ دار) ہے اور یہ تھائی پر بھی اپنی نظر رکھتی ہے اس میں حکومت کی مرضی کے خلاف بینک یا کمپنی ولے کوئی تصرف نہیں کر سکتے۔ ہکل بیمه کمپنیوں کا "حکومت پاکستان کا منتظر شدہ قانون" یہ ہے کہ کسی پالیسی کی ادائیگی قبل از وقت روک جائے تو کمپنی صرف دس فی صد وضع کر سکتی ہے اور بقیہ رقم کی واپسی کمپنی پر لازم ہے بتا برین خلاف شرع ہونے مکمل ظاہر نہیں ہوتا۔

- رسالہ "بیمه زندگی" صفحہ ۱۶: "(۷) جائز ہے اس عبارت سے صندوق التوفیر یا سیونگ بینک کی صورت کا جواز بھی ظاہر ہوتا ہے۔

- رسالہ "بیمه زندگی" صفحہ ۱۶: "(۸) تبرع اور احسان کی کوئی علامت یہاں موجود نہیں چونکہ حکومت نے ساری رعایا کی امداد و اعانت کے لئے بیمه کمپنیوں کی خصامت لے لی ہے اور اس وقت ساری یاں ملکی یا خارجی حکومت پاکستان کی سرپرستی اور ذمہ داری پر قائم ہیں اس لئے یہ مفروضہ خلاف واقعہ ہے۔

ان دسوں گزارشات پر جن میں حقیقت امر کا انہار کیا گیا ہے اگر مزید غور کیا جائے تو اسیدے کو حضرت منظری صاحب کا جواب مختلف نویسیت کا ہو گا اور ان کے دوسرا رسالے "پروایڈنٹ فنڈ" کے حکم کی وضاحت مزید ہو جائے گی۔

اقتصادیات سے باخبر حضرات جن کو انشورنس نیز پاکستان بینکنگ سسٹم سے کاچھہ واقفیت ہے اور جن کو اسلامی احکام سے بھی بڑی حد تک تعلق ہے خوب ران دلوں فتوویں کے مختلف ہونے پر تعجب کا انہار کریں گے لیکن اک اسلامی احکام سے بھی بڑی حد تک دلوں کی اصل میں بڑی بیکانگت ہے اور کاروباری نیز مالی حماڑ سے ایک ہی مرکز سے منسلک ہیں۔ سوالات کی نویسیت کی بتا پر نیز مفرد صفات مندرجہ کی روشنی میں جواب کو ۔۔۔ فہمہ کر، تو ۔۔۔ کی بات ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ پاکستان میں اسلامی احکام جاری کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور حکومت کو پورا اصلاح ہے کہ صحیح اسلامی طریقے پر سارے معاملات کے لئے قوانین مرتب کئے جائیں۔

اسیدے ہے کہ دیگر اہل علم حضرات اور مخصوصاً علماء کرام اس عظیم ہم میں حکومت سے تعاون کریں گے اور ان معروضات پر غور فرمائیں گے اور صحیح رہنمائی کر کے منون و شکور بنایں گے۔

و ما توفيقى الا بالله عليه توكلت واليه انيب (محمد صغير حسن موصوفى)

ا خبادر

لبقیہ :-

کے لیکھری سے ہوا۔ بعد ازاں اسلام میں تصور خلافت اور قیام خلافت پر بحث و تجھیس کی گئی۔ ادارہ کے دانش دروں کے علاوہ، ایران کے جناب پروفیسر حمید عنایت اور سیلیون کے جناب اے۔ ٹی۔ ایم۔ شور دین (A.T.M.SIVARDEEN) نے بھی بحث میں حصہ لیا۔ جناب پروفیسر عنایت، تمہان یونیورسٹی میں قانون کی فیکٹی کے سرکردہ ممبر ہیں۔ جناب شور دین بھی کو لمبوج کے مشہور و معروف قانون دان ہیں۔ ہر دو دانش در، "بین الاقوامی صورت حال اور عالمی امن" کے موضوع پر اسلام آباد یونیورسٹی میں ہونے والے مذاکرے میں بغرضِ شمولیت تشریف لائے تھے۔

ہر دو غیر ملکی مغز زمہان جب ادارہ تحقیقات اسلامی میں تشریف لائے تو جناب ڈاکٹر محمد صغير حسن موصوفی صاحب ایکنگ ڈائرکٹر ادارہ هذا نے ان کو ادارے کے کئی شعبہ جات دکھائے۔ اور ادارے کے قلیل المیعاد اور طویل المیعاد منصوبوں سے، جس پر ادارے میں اس وقت کام ہوتا ہے، ان کو واقفیت بھم پہنچائی۔

(انوار صولت)